بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

ربوہ

جلد ۳۳ | سوموار ۱۷ جمادی الاول ۱۴۰۴ھ ۱۳ تبلیغ ۱۳۶۳ ہش ✦ ۱۳ فروری ۱۹۸۴ء | نمبر ۳۷

اخبارِ احمدیہ

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

(۱۲ - فروری ۱۹۸۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہے"

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین!

حالات کتنے ہی مخالف کیوں نہ ہوں احمدیت کی کامیابی یقینی ہے

احمدیت کی ترقی کے ساتھ دنیا کا شاندار مستقبل وابستہ ہے

جماعت احمدیہ نائیجیریا کے جلسہ سالانہ کے نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

نہایت کامیاب جلسہ سالانہ کے ایمان افروز تفصیلی کوائف:

جماعت احمدیہ نائیجیریا کا چونتیسواں ۳۴ جلسہ سالانہ ۲۴-۲۵-۲۶ دسمبر ۱۹۸۳ء کو لیگوس (نائیجیریا) میں منعقد ہوا اس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو پیغام ارسال فرمایا اس کا ترجمہ مندرجہ ذیل ہے:-

"آپ کے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے سب احباب کو میری طرف سے دلی مبارک باد قبول ہو اللہ تعالیٰ آپ کے اس جلسہ کو بہت بابرکت بنائے اور اللہ تعالیٰ آپ کو نائیجیریا میں اسلام کی ترقی کے کامیاب منصوبے بنانے کی توفیق عطا کرے۔ آپ کی ذمہ داریاں بہت عظیم اور اہم ہیں۔ اپنے نمونہ کو اسلامی تعلیم کے مطابق ڈھالیں آپ کے اخلاق بھی اسلامی تعلیمات کے غماز ہوں۔ حالات خواہ کتنے ہی نامساعد کیوں نہ ہوں احمدیت کی ترقی اور کامیابی یقینی ہے اور احمدیت کی کامیابی کے ساتھ ہی دنیا کا شاندار مستقبل وابستہ ہے۔"

مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرابع

اس جلسہ کی جملہ تفاصیل میں مکرم غلام احمد صاحب خادم پرنسپل احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج الارو نے بھجوائی ہیں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ملک کے گوشے گوشے سے دس ہزار مندوبین سپیشل بسوں، کاروں کے ذریعہ اس الٰہی جلسہ میں شامل ہوئے۔ اہل نائیجیریا نے اپنی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کو پورا ہوتے دیکھا:-

یاتون من کل فج عمیق

آنے والے مندوبین کی بسوں اور کاروں سے جب تکبیر کے نعرے اور درود و سلام کی آواز فضا میں گونجتی تو لوگ انہیں دادِ تحسین ادا کرتے۔ راستہ خالی کر دیتے اور سلام کرتے

جلسہ سالانہ کے تینوں دن عبادت۔ ذکرِ الٰہی، قرآن و حدیث کے درس، باجماعت نماز تہجد اور دینی تقاریر سے معمور رہے۔

یہ جلسہ احمدیہ میٹیلمنٹ اجوکورو سے ملحقہ وسیع و عریض میدان میں منعقد ہوا۔ مستورات کے لئے باپردہ جلسہ گاہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ جس کے گرد سات فٹ اونچی چار دیواری بنائی گئی تھی۔ دو ہزار سامعین کے لئے سایہ دار شیڈ بنایا گیا۔ اس سال مرکزی جلسہ سالانہ کے نظام کی طرح پہلی بار جلسہ سالانہ کے انتظامات کو نظامتوں میں تقسیم کر کے نظام کو مزید بہتر بنایا گیا۔ مہمانوں کی رہائش کے لئے گورنمنٹ انوار الاسلام کی انتظامیہ نے اپنی وسیع و عریض عمارت جماعت کے سپرد کر دی۔ مستورات کے لئے علیحدہ رہائش کا انتظام تھا جلسہ سالانہ کے گرد مکانوں کے غیر از جماعت مکینوں نے بھی اپنے مکان جماعت کے مہمانوں کے لئے دے دیئے۔

دو صد غیر ملکی مہمانوں کی رہائش کا انتظام محترم ڈاکٹر منور احمد صاحب میڈیکل افسر احمدیہ ہسپتال نے کیا۔

تیاری جلسہ گاہ و پنڈال:

مکرم غلام احمد صاحب پرنسپل مشنری ٹریننگ کالج الارو نے اپنے طلباء و اساتذہ کی مدد سے جلسہ گاہ اور اس میں ۱۲ × ۸ فٹ کا لکڑی کا دو فٹ اونچا سٹیج تیار کیا جس پر ۱۲ × ۲۰ فٹ کا شیڈ ایک احمدی بھائی الحاج احمد حسین کی طرف سے بنوایا گیا جس پر ایک ہزار نیرے (نائیجیرین سکہ) خرچ ہوا۔

انتظام روشنی

الارو جماعت کے ایک مخیر اور مخلص دوست الحاج پوپوہ صاحب الیکٹرک کنٹریکٹر نے روشنی کے جملہ انتظامات اپنی نگرانی میں بلا معاوضہ سرانجام دیئے۔ انہوں نے ہر قسم کی بجلی کا سامان فراہم کیا۔ اور تمام علاقہ کو دلہن کی طرح سجائے رکھا۔

یہاں اللہ تعالیٰ کے اس فضل کو نشان کے رنگ میں دیکھا کہ یہاں ۲۴ گھنٹوں میں ۸-۸، ۱۰-۱۰ گھنٹے بجلی غائب رہتی ہے اور یہ معمول بن چکا ہے۔ لیکن ان تین بابرکت ایام میں (باقی صفحہ پر)

دسواں سالانہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ

دسواں سالانہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ ۹-۱۰-۱۱ مارچ بروز جمعہ ہفتہ اتوار مرکز سلسلہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ گھوڑ سواران سے درخواست ہے کہ وہ اس ٹورنامنٹ کے لئے بھرپور تیاری کریں۔ قائدین اضلاع اپنے اپنے ضلع سے زیادہ سے زیادہ گھوڑے اس ٹورنامنٹ میں شامل کرنے کے لئے لائیں۔

(صدر گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ)

● حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی رقم فرماتی ہیں:-

"میں انشاء اللہ عنقریب اپنے نئے گھر میں منتقل ہو رہی ہوں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا کریں اللہ تعالیٰ میرا نئے گھر میں جانا بہت بابرکت کرے اور خدمت دین کی توفیق مجھے اور میرے بچوں کو عطا فرماتا جائے۔ میرے مکان کا نام "الصفہ" ہے اور میرا پتہ "الصفہ" - دارالصدر شمالی ربوہ ہوگا۔ نیز میرے نواسے سید شعیب احمد ابن سید محمود احمد ناصر کی شادی انشاء اللہ ۲۶ فروری کو قرار پائی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ بہت دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ شادی بہت مبارک کرے اور دولہا دلہن بہت برکتوں سے حصہ پائیں جن کی بشارت اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی تھی۔

سید شعیب احمد کا نکاح مئی ۱۹۸۲ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے پڑھا تھا۔ یہ بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ دونوں کو تقویٰ کی راہوں پر چلائے اور اپنے بزرگوں کی طرح خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

● مکرم مولوی مبارک احمد صاحب نجیب مربی سلسلہ متعلمین ہڑیارہ نزد لاہور موٹر سائیکل کے حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں۔ دائیں ٹانگ میں فریکچر آئے ہیں۔ مورخہ ۱۱ فروری کو میو ہسپتال میں ان کا آپریشن ہوا ہے۔ احباب کی خدمت میں ان کی کامل اور جلد شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ - پبلشر مسعود احمد - پرنٹر عبدالحئی - مطبع - ضیاء الاسلام پریس ربوہ - مقام اشاعت - دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ - قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۸۳ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب

آسٹریلیا کی سرزمین پر کثرت سے ایسے دل موجود ہیں جو بڑی جلدی اسلام میں داخل ہونگے

ہم نے یہ عزم کیا ہے کہ ہم نے اہلِ آسٹریلیا کو مسلمان بنانا ہے اور ہم ناکام ہونے والے نہیں ہیں

آسٹریلیا کے قدیمی باشندے صرف احمدیت کے لیے اپنے دل کھول سکتے ہیں!

انصار ساری دنیا میں جائیں اور اللہ کے فضل اور رحمت کی محبت میں سرشار ہو کر اپنی برکتیں پھیلا دیں

آپ خدا کی حفاظت میں آچکے ہیں آپ کو دنیا کے کسی دشمن سے کوئی خطرہ لاحق نہیں

مرتبہ: مکرم یوسف سلیم ملک صاحب ایم اے انچارج صیغہ زود نویسی، ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۳۰ اخاء ۱۳۶۲ ہش بمطابق ۳۰ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع سے جو اختتامی خطاب فرمایا تھا۔ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر اس کا مکمل متن ذیل میں افادۂ احباب کے لئے پیش کر رہا ہے:

(قسط اوّل)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

خدا تعالیٰ کی محبت کے پر درد تذکرے:

"الحمد للہ آج مجلس انصار اللہ کا سالانہ اجتماع اللہ کے فضل اور احسان کے ساتھ بخیر و خوبی سرانجام پا رہا ہے۔ بہت ہی پیارے ماحول میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی محبت کی باتیں ہوئیں اور محنت کرنے والوں نے بڑی محنت سے مضمون تیار کئے تاکہ آنے والے مہمانوں کو اس دوران زیادہ سے روحانی رزق مل سکے۔ پھر تہجد کی نمازیں بھی پڑھی گئیں۔ خدا کی محبت کے قصے، تقریروں میں بھی بیان ہوئے اور بہت ہی پُر درد گیتوں کی شکل میں بھی۔ پروگرام میں بہت بوڑھوں نے بھی حصہ لیا۔ اگرچہ عمر کی وجہ سے ان کی آواز میں ایک تھرتھراہٹ پیدا ہو چکی تھی لیکن میرے کمرے تک ان کی آواز آتی تھی۔ ایک چیز دیکھ کر بہت ہی لطف محسوس ہوتا تھا کہ ان کے سراپا تعاش میں اللہ کی محبت جھوم رہی تھی اور ان کی آواز میں ایسی گہری صداقت پائی جاتی تھی کہ اس کے لطف سے دل جھومنے لگتا تھا۔ دراصل خدا کی نظر میں جو چیز قیمت رکھتی ہے وہ سچائی ہے۔ سچائی کی آواز اگر شامل ہو جائے تو خواہ وہ عام گفتگو ہو خواہ وہ تقریر ہو خواہ وہ سحر بیانی ہو خواہ وہ نظم ہو خواہ وہ بوڑھے کی آواز میں ٹوٹی پھوٹی طرز میں نظم پڑھی جا رہی ہو مجسم صداقت بن جاتی ہے اور ہر چیز کو حسن عطا کر دیتی ہے۔ وہ صداقت جو اللہ کی محبت سے تعلق رکھتی ہو روحانی صداقتوں سے تعلق رکھتی ہو اس میں ایک غیر معمولی قوت اور شوکت پیدا ہو جاتی ہے۔ پس ہم اپنے رب کے حضور اس کی رحمتوں اور شکر کے تصور کے ساتھ سجدہ ریز ہیں اور اس کی حمد کے گیت گاتے ہیں کہ اس نے ایک نہایت ہی پاکیزہ ماحول میں ہمیں اپنے اجتماع کو منعقد کر کے اسے اختتام تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائی۔

اس دفعہ اجتماع پر آنے والے جتنے دوست مجھے ملتے رہے جب میں ان سے پوچھتا تھا کہ کیا حال ہے؟ اجتماع کیسا رہا تو پیشتر اس کے کہ ان کے ہونٹ بولتے ان کی آنکھوں کی چمک اور چہرے کے آثار بتا دیتے تھے کہ وہ بہت راضی ہیں۔ چنانچہ ایک صاحب نے تو مجھے یہ بتایا کہ واقعہ یہ ہے کہ یہاں آنے کا پہلی دفعہ مجھے موقع ملا ہے اور مجھے یوں لگتا ہے جیسے میں نے پچھلے سالوں میں یہاں نہ آ کر عمر عزیز ضائع کر دی۔ خدا کرے آپ سب ربوہ کی محبت کے سفیر بن کر جگہ جگہ اللہ کی محبت کے ترانے گائیں اور جو نہیں آتے ان کو بتائیں کہ ربوہ میں خدا تعالیٰ کی رحمت برستی دیکھ کر آئے ہیں اس لئے تم بھی محروم نہ رہو۔ پیشتر اس کے کہ ایسا وقت آئے کہ تم بھی حسرت کرو کہ کاش ہم اپنی عمر عزیز ضائع نہ کرتے تم بھی زیادہ سے زیادہ ربوہ حاضر ہوا کرو اور اجتماعات کے سوا اچھے موقع پر اور اس کے علاوہ بھی کوشش کرو کہ مرکز سے تمہارا تعلق مضبوط ہو۔

خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مرکز میں ایک خاص بات پائی جاتی ہے جو کسی انسان یا جماعت کی کوشش کا نتیجہ نہیں ہوتی بلکہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے چنانچہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہی نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ دیکھو! مرکز ایک بھٹی کی طرح ہوتا ہے۔ اس وقت مدینہ مرکز تھا تو آپؐ نے فرمایا مدینہ ایک بھٹی کی طرح ہے۔ جب اس میں لوہا پڑتا ہے تو خوب صیقل ہو جاتا ہے۔ خوب چمک دمک دکھانے لگ جاتا ہے اور جب دیر تک باہر رہے تو وہ زنگ آلود ہو جاتا ہے اس لئے لوہے کو بار بار بھٹی میں پڑتے رہنا چاہیئے۔ انصار اللہ کا یہ اجتماع بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد کا مظہر ثابت ہوا۔ الحمد للہ! باہر سے دیر کے بعد آنے والے وہ دل جو کسی نہ کسی زنگ میں میل خوردہ ہو چکے تھے یا کچھ زنگ لگ گئے تھے وہ خوب صیقل ہو کر یہاں سے واپس جا رہے ہیں اور میں امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ جو باتیں انہوں نے یہاں سیکھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کے جو تجربے ان کو یہاں حاصل ہوئے ہیں۔ دعاؤں میں جو سوز و گداز اور لطف ان کو میسر آیا ہے اس کو وہ اپنے تک محدود نہیں رکھیں گے بلکہ واپس جا کر اس کو بچوں میں بھی اور بوڑھوں میں بھی۔ جوانوں میں بھی اور انصار میں بھی۔ عورتوں میں بھی اور مردوں میں بھی پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر ایک اپنی شاکلت کے مطابق عمل کرتا ہے:

اس دوران جب ہم یہ نظارہ کر رہے تھے تو دوسری طرف ربوہ کی آنکھ نے ایک اور نظارہ بھی دیکھا وہ بھی ایک اجتماع کا نظارہ تھا۔ وہاں بھی یہی دعویٰ کیا جا رہا تھا کہ خدا اور رسولؐ کی محبت میں وہ لوگ اکٹھے ہوئے ہیں لیکن دونوں کی خدا اور رسولؐ سے محبت کا اظہار میں بہت بڑا فرق تھا۔ ایک طرف ماحول خدا اور رسولؐ کی محبت میں حمد و ثناء اور سوز و گداز میں ڈوبا ہوا تھا تو دوسری طرف اتنی گندی گالیاں دی جا رہی تھیں اور ایسی فحش کلامی کی جا رہی تھی کہ ایک شریف قوم کی طرف منسوب ہو کر بھی ایسی زبان استعمال نہیں کی جا سکتی چہ جائیکہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب ہو کر ایسا کیا جائے جن کی شان بہت بلند اور بالا ہے۔ وہ بھی بزعم خویش ایک محبت کا اظہار تھا وہ بھی اللہ کے عشق کا ایک اظہار تھا۔ ربوہ کی آنکھ نے یہ دو عجیب متضاد نظارے دیکھے۔ میرے دل میں خیال آیا کہ اس سے بہتر جماعت احمدیہ کی تبلیغ اور ہو نہیں سکتی کہ ہم دونوں کی روئیداد اگر گورنمنٹ اجازت دے تو شائع کر دیں اور دنیا کی ہر زبان میں اس کا ترجمہ کر کے تقسیم کرائیں ہمارے دشمنوں کو ایک آنہ خرچ کرنے کی بھی ضرورت نہیں سارے اخراجات ہم خود برداشت کریں گے اور ساری دنیا میں پھیلا دیں گے کہ دیکھو! خدا کی محبت کے دو کیسے کیسے گیت گائے گئے ہیں۔ ایک طرف لوگ راتوں کو اٹھ رہے تھے اور نماز تہجد میں اپنی سجدہ گاہوں کو اپنے آنسوؤں سے تر کر رہے تھے۔ خدا اور رسولؐ کا نام زبان پر آتا تھا تو آنکھیں بہنے لگتی تھیں اور دل سینوں میں اچھلنے لگتے تھے۔ ایک عجیب روحانی سرور کی کیفیت تھی جس میں لوگ تسبیح و تحمید اور درود پڑھتے ہوئے وقت گزار رہے تھے ان کی زبانیں پاک کلمات سے معطر تھیں اور ان کے دلوں سے اللہ اور رسولؐ کی محبت کی شعاعیں پھوٹ رہی تھیں ایک نور تھا جو ان کی پیشانیوں سے ظاہر ہو رہا تھا اور ایسی خوشبو تھی جو وہ سارے ماحول میں بکھیر رہے تھے اور جس سے سارا ماحول معطر ہو رہا تھا تو دوسری طرف ایسی گندہ ذہنی اور ایسی بدکلامی تھی کہ ایک شریف انسان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ یہ دیکھ کر آدمی حیران رہ جاتا ہے کہ انسان خدا اور رسولؐ کی محبت کے ایسے اظہار بھی کر سکتا ہے مگر بہرحال جیسا کہ قرآن کریم نے ہمیشہ کیلئے یہ راہنما اصول ہمارے سامنے رکھ دیا ہے۔ کل یعمل علیٰ شاکلتہ کوئی اس کو تبدیل نہیں کر سکتا۔ ہر ایک اپنی شاکلت کے مطابق عمل کرے گا اور اس کے مقدر میں جو لکھا جا چکا ہے اس سے وہ باہر نہیں جا سکتا۔ بہرحال ربوہ کے آسمان نے یہ دو نظارے دیکھے اور میں یقین رکھتا ہوں اور میرا دل اس ایمان سے بھرا ہوا ہے کہ خدا کے فرشتے اس مجلس میں نازل ہو رہے تھے اور اس مجلس میں نازل نہیں ہو رہے تھے۔

ذکر الٰہی سے سجنے والی بابرکت مجلسیں:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت سے مواقع پر اللہ کی محبت دلوں میں گرمانے کی خاطر بڑے پیارے انداز میں خدا کی محبت کے سلوک کی باتیں بیان فرمائی ہیں اور بتایا ہے کہ کس طرح اللہ اپنے بندوں سے محبت کا سلوک فرماتا ہے۔ چنانچہ اس نقطہ نظر سے بھی میں نے احادیث کا جتنا بھی مطالعہ کیا ہے مجھے ایک بھی حدیث ایسی نظر نہیں آئی کہ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا ہو کہ جس مجلس میں گالیاں دی جا رہی ہوں وہاں خدا کے فرشتے نازل ہوتے ہیں اور وہ صبح و شام خدا کے حضور حاضر ہو کر یہ عرض کرتے ہوں کہ اے اللہ! تیری محبت اور رسولؐ کی محبت میں اتنی گندی زبان استعمال کی گئی ہے کہ اب تو ان لوگوں پر فضل فرما۔ کسی حدیث میں اشارۃً بھی ایسا ذکر نہیں ملتا۔ ہاں یہ ذکر ملتا ہے کہ فرشتے دن رات پہرے بدلتے ہیں۔ صبح کے فرشتے اوپر آتے ہیں شام کے فرشتے اوپر آتے ہیں اور جب وہ اپنے رب کے حضور حاضر ہوتے ہیں تو اللہ پوچھتا ہے کہ بتاؤ تم نے کیا دیکھا تو اگرچہ دنیا میں بہت کچھ ہو رہا ہے لیکن فرشتوں کے دل بھی خدا کی محبت میں گندھے ہوئے ہوتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ ساری دنیا میں کارروائیاں ہو رہی ہیں ان کو سوائے اس کے کچھ قابل ذکر چیز نظر ہی نہیں آتی کہ فلاں جگہ ایک مجلس میں اللہ کا ذکر ہو رہا تھا۔ یہی ان کی ساری روئیداد کا خلاصہ ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ یہ عرض کرتے ہیں کہ اے خدا! فلاں مجلس سے ہم اٹھ کر آئے ہیں اس میں تیری محبت کا ذکر چل رہا تھا تیرے پیار کی باتیں ہو رہی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ روئیداد سن کر بہت خوش ہوتا ہے اور فرماتا ہے ان لوگوں پر برکت ہو جو اس مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے اور پھر خدا فرماتا ہے کہ صرف یہی نہیں بلکہ ان پر بھی برکت ہو جو ان لوگوں کے پاس آ کر بیٹھ جایا کرتے تھے اس وقت فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اے خدا! ایک ایسی مجلس سے ہم اٹھ کر آئے ہیں جہاں ایک آدمی باہر سے آ کر بیٹھ گیا تھا۔ وہ اس مجلس میں شامل نہیں تھا وہ مسافر تھا۔ وہاں سے اتفاقاً گزرتے ہوئے اس نے دیکھا کہ چند لوگ بیٹھے ہوئے ہیں تو وہ بھی ستانے کے لئے ان کے پاس بیٹھ گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے یہ بندے جن کا دل میرے ذکر سے بھرا رہتا ہے۔ یہ مجھے اتنے پیارے ہیں کہ جو اتفاقاً بھی ان کے پاس بیٹھ جائے اس کو بھی میں برکت دوں گا۔

پس انصار سے میں کہتا ہوں کہ جائیے اور ساری دنیا میں اپنی برکتیں پھیلا دیجئے اللہ کے فضل اور رحمت اور اس کی محبت سے سرشار ہو کر جائیے اور دنیا میں پھیل جائیے۔ اور یقین رکھئے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام ہی ہمیشہ سچا نکلتا ہے۔ آپ کی یہ برکتیں کبھی ختم نہیں ہوں گی۔ یہ آپ کے ساتھ سفر کریں گی۔ آپ کی زندگیوں کا جزو بن جائیں گی۔ راتوں کو آپ کے ساتھ رہا کریں گی۔ صبح کو آپ کے ساتھ اٹھا کریں گی جس گھر میں جائیں گے اللہ کی محبت کی برکت آپ کے ساتھ رہے گی اللہ کی محبت کا سایہ آپ کے سر پر دراز رہے گا اس لئے کہ آپ خدا کی حفاظت میں آ چکے ہیں آپ کو دنیا کے کسی دشمن سے کوئی خطرہ لاحق نہیں ہے۔

انصار اللہ جماعت کا دماغ ہیں:

اب جیسا کہ میں نے وعدہ کیا تھا میں آسٹریلیا سے متعلق کچھ باتیں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کیونکہ مجلس خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں میں نے مجلس سے متعلق کچھ باتیں بیان کی تھیں اور یہ کہا تھا کہ تقسیم کر کر کے مختلف اجلاسوں میں مختلف باتیں بیان کروں گا۔ انصار اللہ کے لئے میں نے آسٹریلیا کا مضمون رکھا تھا۔ خدام الاحمدیہ کہیں یہ نہ سمجھیں اور شکوہ نہ کریں کہ خود بوڑھا ہے اس لئے ان کی رعایت کی ہے۔ انصار کے ساتھ ایک تعلق تو بہرحال ہے لیکن اصل بات یہ ہے کہ انصار جماعت کا دماغ ہیں اور سب سے بالا حصہ ہیں اس لئے ان کی یہ حیثیت تو ہم کسی صورت میں بھلا نہیں سکتے جہاں تک میری محبت کا تعلق ہے وہ سب کے لئے برابر ہے بڈھوں۔ جوانوں اور بچوں سب کے لئے ایک جیسی ہے لیکن انصار کے مقام کے لحاظ سے ان کی اپنی ایک عظمت ہے جس کو خدا بھی نہیں بھلاتا انہیں ایسی عظمت حاصل ہے کہ خدا تعالیٰ بھی بوڑھوں اور جوانوں میں تفریق فرماتا ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاں مقبول دعاؤں کا ذکر فرمایا ہے وہاں نیکی کی بحث اٹھائے بغیر یہ بھی فرمایا ہے کہ اللہ کہتا ہے کہ جب کوئی سفید سر والا بڈھا دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے تو مجھے شرم آ جاتی ہے کہ میں اس کا انکار کروں اس لئے عمر کا ایک تقاضا ہے۔ انصار اب دنیا سے رخصت ہونے والی عمر میں داخل ہوئے ہوئے ہیں کوئی آج کوئی کل جانے والا ہے ویسے تو جوان بھی جاتے رہتے ہیں لیکن بحیثیت عمر انصار کو خدا نے بزرگی کا اور تقویٰ کا ایک اعلیٰ مقام بخشا ہے۔ اور بحیثیت عمر ان کی دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں اس لئے مجلس انصار اللہ میں بیان کرنے کے لئے میں نے اگر خاص حصہ رکھا تو خدام کے حق میں کوئی ناجائز تفریق نہیں کی ویسے یہ باتیں خدام کو بھی پہنچ رہی ہیں وہ بھی اس اجتماع میں اس وقت شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے بڑھوں اور جوانوں کو ہمیشہ روحانی لحاظ سے بھی برابر کا جوان رکھے۔

مسجد احمدیہ آسٹریلیا کی جگہ بڑی کھلی اور پرفضا ہے:

مشرق بعید کے سفر میں آسٹریلیا میں مسجد کی جو بنیاد رکھی گئی ہے اس کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک غیر معمولی اہمیت یہ بھی حاصل ہے کہ جیسا کہ آپ سن چکے ہیں براعظم آسٹریلیا میں جماعت احمدیہ کی طرف سے بنائی جانے والی یہ پہلی مسجد کی بنیاد تھی جس کے ساتھ ایک مشن ہاؤس بھی انشاء اللہ تعمیر کیا جائے گا اس کے لئے ۲۷۔ ایکڑ کا وسیع رقبہ لیا گیا ہے جو سڈنی کے مضافات میں ایک مشہور قصبہ (BLACK TOWN) بلیک ٹاؤن کی میونسپلٹی اور اس کی ایک آؤٹ پوسٹ رور سٹون (RIVER STONE) کے بالکل درمیان میں واقع ہے۔ بلیک ٹاؤن کا قصبہ آگے پھیل رہا ہے۔ سکیم منظور ہو چکی ہے امید ہے ایک دو سال کے اندر یہ باقاعدہ سڈنی کا ایک حصہ بن جائے گا۔ مسجد کی جگہ کھلی اور بڑی پرفضا ہے۔ دو بڑی سڑکیں پاس سے گزرتی ہیں۔ مسجد کی تعمیر کے لحاظ سے یہ جگہ نہایت ہی باموقع اور مناسب ہے۔ ۳۰ ستمبر کو مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جانا تھا اس دن جب ہم وہاں گئے تو یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ جماعت کی توقع کے مقابل پر حاضری بہت تھوڑی تھی۔ چنانچہ تعجب تو ہوا لیکن مایوسی مجھے بالکل نہیں ہوئی کیونکہ اتفاق سے یا تصرف الٰہی کہنا چاہیئے اس مسجد کے سنگ بنیاد کے موقع پر میں نے جو مضمون تیار کیا تھا اس کی بنیاد ہی اس بات پر تھی کہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک لق و دق صحرا میں اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے خانہ کعبہ کی تعمیر نو کی تھی اسی طرح ہم آج یہاں مسجد کی بنیاد رکھیں گے اور اس یقین کے ساتھ رکھیں گے کہ یہ صحرا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی خدا تعالیٰ کے فضل اور رحمت کے ساتھ روحانی آبادیوں میں تبدیل ہو جائے گا۔ گو آج اہل آسٹریلیا اس بات سے غافل ہیں کہ یہاں ایک واقعہ ہو رہا ہے لیکن کل کی نسلیں حسرت کے ساتھ یاد کیا کریں گی کہ کاش ہم ہوتے اور ہم اس تقریب میں شامل ہوتے۔

مسجدوں کی حقیقی رونق :

پس جو مضمون تھا حالات بعینہٖ اس کے مطابق ظاہر ہوئے۔ مقامی جماعت تو بڑی سخت شرمندگی محسوس کر رہی تھی اور میں ان کو تسلیاں دے رہا تھا۔ میں نے کہا آپ کو کیا ہو گیا ہے یہ اللہ کا فضل ہے اور اسی میں مجھے اللہ کی ایک تقدیر کارفرما نظر آ رہی ہے اور جہاں تک خدا کی تقدیر کا تعلق ہے تبلیغ اسلام کے معاملہ میں وہ جاری رہے گی آپ بالکل مطمئن رہیں اللہ تعالیٰ ضرور موقعے عطا فرمائے گا۔ بہرحال مقامی جماعت نے جو عذر پیش کیا وہ یہ تھا کہ غیر از جماعت مسلمانوں کو بڑی کثرت سے دعوت دی گئی تھی اور انحصار کیا گیا تھا کہ وہی اس تقریب میں زیادہ شامل ہوں گے لیکن اس کے مقابل پر بعض بین الاقوامی تنظیمیں جو گویا جماعت کی مخالفت کی خاطر بنائی گئی ہیں انہوں نے بڑا روپیہ خرچ کیا اور بڑی محنت کی یہاں تک کہ تقریباً پچاس ہزار مسلمان باشندوں کو جو آسٹریلیا میں رہتے ہیں خطوط بھی لکھے اور لٹریچر بھی بھجوایا۔ مساجد میں خطبے بھی دیئے گئے اور پوسٹر بھی لگائے گئے کہ کوئی مسلمان اس تقریب میں شامل نہ ہو ورنہ وہ مسلمان نہیں رہے گا۔ یعنی خدا کا گھر بنایا جا رہا ہے اس لئے سارے توبہ اور استغفار کریں اور اس گھر کے قریب بھی نہ پھٹکیں۔ چنانچہ اس پروپیگنڈہ سے متاثر ہونے والے اس حد تک متاثر ہوئے کہ بعض احمدی دوستوں نے کہا کہ ہمارے بعض بڑے قریبی اور گہرے دوست تھے انہوں نے پکے وعدے کئے ہوئے تھے کہ وہ ضرور آئیں گے لیکن آخری وقت پر یہ معذرت کر دی کہ اتنا شدید دباؤ ہے کہ آپ اندازہ نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہم مجبور ہو گئے ہیں ہم اس تقریب میں شامل نہیں ہو سکتے۔ میں نے کہا اگر وہ نہیں آتے تو جہاں تک اس مسجد کا تعلق ہے اس کو تو ایک ذرہ کا بھی نقصان نہیں پہنچ سکتا کیونکہ یہ مسجد خالصتہً للہ بنائی جا رہی ہے اور اللہ کے رسولؐ نے ہمیں جو خوشخبریاں عطا فرمائی ہیں وہ اتنی عظیم الشان ہیں کہ مسجدوں کی رونق اور عبادت کی رونق کا انسانوں کے ساتھ کوئی بھی تعلق نہیں رہنے دیا ان معنوں میں کہ اس کا انسانوں کے دلوں کے ساتھ تعلق ہے ان کی تعداد کے ساتھ تعلق نہیں۔ ان کے خلوص اور تقویٰ کے ساتھ تعلق ہے ان کی نفری کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ چنانچہ ایک موقع پر ایک عرض کرنے والے نے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ فرماتے ہیں کہ باجماعت نماز پڑھا کرو تو میں تو ایک گڈریا ہوں مجھے صحرا میں باہر بھیڑ بکریاں چراتے ہوئے نماز کا وقت آ جاتا ہے میں کیسے باجماعت نماز پڑھوں آپ نے فرمایا کہ تم اذان دیا کرو۔ اگر کوئی مسافر سن لے گا تو وہ آ جائے گا اور تمہاری نماز کو باجماعت کر دے گا لیکن تمہارے دل کی نیکی اور تمہارا ارادہ اس بات سے مستغنی ہے کہ کوئی آتا ہے کہ نہیں آتا۔ اگر کسی مسافر نے بھی تمہاری آواز نہ سنی تو خدا آسمان سے فرشتے نازل کرے گا وہ تمہارے پیچھے نماز پڑھا کریں گے اور تمہاری نماز کو نماز باجماعت بنا دیں گے۔

دلی خلوص اور نیکی ہی عند اللہ مقبول ہوتی ہے

پس یہ خدا ہو جس قوم کا! اور یہ رسول ہو جس امت کا! اس کو اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ آدمی تھوڑے آئے تھے یا زیادہ آئے تھے حقیقت یہ ہے کہ دل کی نیکی اور دل کا تقویٰ ہی وہ چیز ہے جو اللہ کے حضور قبول ہوتی ہے اور اس کے متعلق مجھے یقین ہے کہ خدا نے اس کو قبول فرما لیا ہے چنانچہ اس کی خوشخبریاں بھی دیں اور بعد میں پھر جس رنگ میں پیار اور محبت کا سلوک فرمایا وہ بھی ایک دیکھنے والی چیز تھی۔ وہ جماعت جس کا چہرہ تقریب سنگ بنیاد کے وقت اترا ہوا تھا رات کے وقت اس کے چہرہ پر سے خوشیاں پھوٹی پڑتی تھیں اور دلی خوشی کا اظہار کر رہے تھے۔ کیونکہ اسی شام کو اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کا ایک عظیم الشان موقع مہیا فرما دیا۔ ایک احمدی دوست جو مسجد سے قریباً ۳۰-۴۰ میل کے فاصلے پر WISEMANS FERRY کے مقام پر رہتے ہیں انہوں نے ایک کلب میں رات کے کھانے کی دعوت دی تھی جس میں انہوں نے اپنے آسٹریلین دوستوں کو بلایا ہوا تھا۔ اس جگہ اکثر معززین ریٹائر ہو کر زمینیں خریدتے اور شوقیہ زمینداره کرتے ہیں۔ مغربی قوموں میں یہ رواج ہے۔ یہ بہت ہی چھوٹا مگر بہت ہی پیارا گاؤں ہے بڑے (INTELLECTUAL) یعنی صاحب علم و دانش لوگ وہاں رہتے ہیں اس کے علاوہ لوگ بڑی کثرت سے وہاں سیر کے لئے جاتے ہیں۔ چنانچہ جب ہم مسجد کی جگہ سے وہاں پہنچے تو یہ دیکھ کر ہمیں حیرت ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ سارے کے سارے مدعوین پہنچ گئے تھے اور ان میں سے ایک بھی غیر حاضر نہیں تھا۔ ایک طرف بائیکاٹ تھا مسجد کا مسلمانوں کی طرف سے اور دوسری طرف عیسائی آ رہے تھے اپنے آپ کو تبلیغ کروانے اسلام کی۔ وہاں کھانے کے بعد جو مجلس لگی وہ اللہ کے فضل سے نہ صرف بہت دلچسپ تھی بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے دل حیرت انگیز طور پر اسلام کی طرف مائل ہو رہے تھے اور وہ اس کا بے اختیار اظہار کر رہے تھے۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت کے کرشمے

چنانچہ اس موقع پر ایک لمبی مجلس سوال و جواب ہوئی جس میں تمام اہل فکر طبقہ کی طرف سے مختلف رنگ میں سوالات کئے گئے جن کے میں نے وہاں جواب دیئے۔ جن کا ایک نتیجہ تو وہ تھا جو اس تقریب میں شامل ہونے والے احباب جماعت کو نظر آ رہا تھا اور ان کے دل محسوس کر رہے تھے اور کچھ اظہار ایسے تھے جو الفاظ میں ہوئے یا موقع پر بعض ایسی باتیں ظاہر ہوئیں جن سے ہمیں یہ اندازہ ہوا کہ خدا تعالیٰ نے غیر معمولی فضل فرمایا ہے۔ ایک صاحب تھے جو سوال کر رہے تھے لیکن ان کی آواز پوری طرح نہیں آ رہی تھی۔ میں نے ان سے کہا کہ میں آپ کی آواز ریکارڈ کرانا چاہتا ہوں اسلئے آپ سوال کرنے کے لئے یہاں میرے پاس سٹیج پر تشریف لے آئیں وہ تشریف لائے تو بڑے سخت پریشان اور گھبرائے ہوئے تھے لیکن جب پاس آئے تو پھر انہوں نے دو سوال کئے اور اطمینان سے بیٹھ گئے اور جب میں نے ان کے سوالوں کے جواب دیئے تو کہنے لگے میرے سوالوں کا جواب مجھے مل گیا ہے چنانچہ وہ بڑی تسلی کا اظہار کر کے سٹیج سے چلے گئے تو انہوں نے ایک احمدی دوست کو بتایا کہ میرے ساتھ ایک عجیب واقعہ ہوا ہے۔ انہوں نے میرے متعلق بتایا کہ جب میں ان سے دور تھا تو میری طبیعت میں سخت گھبراہٹ تھی لیکن پھر میں جتنا جتنا ان کے قریب ہوتا گیا میرے دل کو طمانیت اور سکون ملتا چلا گیا اور جب میں ان کے سامنے آیا تو ہر قسم کی بے چینی میرے دل سے دور ہو گئی اور میرا دل کامل طور پر مطمئن ہو گیا۔ جتنی دیر میں بیٹھا رہا میرے دل پر طمانیت کا سایہ رہا اور میں اس کی یاد لے کر واپس آیا ہوں۔ یہ اس کے دل کی حالت تھی اور میں اس کو اس لئے بیان کر رہا ہوں کہ اس میں انسانی کوشش کا کوئی دخل نہیں تھا بلکہ یہ اللہ کا فضل تھا جو آسمان سے نازل ہو رہا تھا اور دلوں کو اسلام کی طرف مائل کر رہا تھا۔

ایک متلاشی حق کا اعتراف حقیقت

وہاں ایک اور صاحب بھی تھے۔ انہوں نے آخر پر سوال کیا پہلے کہا کہ میں لکھ کر سوال کروں گا میں نے کہا ٹھیک ہے آپ لکھ کر دے دیں۔ انہوں نے سوال لکھنے میں کچھ دیر لگائی پھر کہا کہ بس میں نے ارادہ چھوڑ دیا ہے میں نہیں لکھتا۔ میں نے ان سے کہا کیا بات ہے انہوں نے کہا نہیں میں یہاں سوال کرنا نہیں چاہتا میں علیحدگی میں آپ سے وقت لینا چاہتا ہوں اور آپ سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں میں نے کہا ٹھیک ہے مجلس کے بعد آپ تشریف لائیں میں آپ کو الگ طور پر وقت دوں گا۔ وہ صاحب جب الگ ہوئے تو میرے ساتھ گلے لگ گئے اور کہنے لگے کہ مجھے مجلس میں یہ کہتے ہوئے شرم محسوس ہو رہی تھی کہ میں صرف یہ بتانا چاہتا تھا کہ مجھے ساری عمر جس شخص کی تلاش رہی خدا نے مجھے وہ عطا فرما دیا ہے۔ پھر کہنے لگے میرے دل کی جو کیفیت ہے وہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ اب میری صرف ایک درخواست ہے کہ میرے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے نیکی کی توفیق عطا فرمائے۔ میں نے ان کا پتہ پوچھا اپنا پتہ ان کو دیا۔ بعد میں یہ معلوم کر کے مجھے تعجب ہوا کہ وہ صاحب وہاں کے ٹیلیویژن کے پروگراموں میں آنے والے ایک معروف شخص تھے جو عمداً اندھیرے میں چھپ کر بیٹھے ہوئے تھے اور اسی لئے سوال بھی سب کے سامنے نہیں کرنا چاہتے تھے انہوں نے بعد میں ایک احمدی دوست کو بتایا کہ یہاں اتنا معروف ہوں اگر میں سامنے آ جاتا تو لوگوں نے مجھ سے آٹوگراف لینے کی مصیبت ڈال دینی تھی اسلئے میں پبلک کے سامنے آنے سے جھجک رہا تھا۔ اندھیرے میں پیچھے بیٹھے ہوئے تھے اور وہاں آ کر انہوں نے بڑی محبت کا اظہار کیا۔ ہمارا پتہ لیا اور بڑی عجیب طمانیت تھی ان پر۔ وہ تو دیکھنے والی بات تھی جو نظر آ رہی تھی الفاظ میں بیان کی ہی نہیں جا سکتی۔ غرض خدا کا فضل شامل حال رہا۔ بعد میں سب نے یہ شکوہ کیا کہ آپ نے تھوڑا وقت کیوں دیا ہے۔ میں نے کہا میرا قصور نہیں ہے۔ انہوں نے اندازہ لگایا تھا کہ ڈیڑھ دو گھنٹے کا وقت کافی ہوگا اس لئے ہال تک ہی اتنی دیر کے لئے کروایا گیا تھا لیکن ان کو شکوہ رہا کہ نہیں ہم تو کئی گھنٹے تک بیٹھ سکتے ہیں۔ آپ بے شک بیٹھے رہیں ہم تیار ہیں۔ میں نے کہا یہ مجلسیں اللہ تعالیٰ کی توفیق اور فضل کے ساتھ جاری رہیں گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک معمر خاتون میں حیرت انگیز تبدیلی

دوسرے یا شاید تیسرے دن انہوں نے اپنے میزبان سے مل کر اس اس عشائیہ کے متعلق باتیں شروع کیں اور اپنے اپنے تاثرات بیان کرنے لگے۔ ایک بہت دلچسپ تاثر معلوم ہوا۔ میزبان کی ایک بیٹی ہیں۔ وہ بڑے اخلاص سے خدمت کرتی رہیں اس دوران انکے اندر بڑی پاک تبدیلی پیدا ہوئی۔ انہوں نے بتایا کہ ایک معمر خاتون میرے پاس آئیں اور مجھے یہ کہا کہ میں ان کو فوراً نماز سکھانی شروع کروا دوں کیونکہ کل کی مجلس کے بعد مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہمیں لازماً مسلمان ہونا ہی پڑے گا۔ میری عمر کا کچھ پتہ نہیں کب مرجاؤں اس لئے میں اللہ سے یہ تو کہہ سکوں گی کہ میں نماز سیکھتے سیکھتے مری تھی۔ چنانچہ وہ نماز کی کتاب بھی لے کر گئیں اور پہلا سبق بھی لیا۔ اس کے علاوہ خدا تعالےٰ کے فضل کے ساتھ وہاں جو متفرق تبصرے موصول ہوئے ان سے دل کو بڑا ہی سکون ملا کہ اللہ تعالےٰ نے یہ کیسا موازنہ فرمایا ہے جن سعید روحوں کو وہ ہدایت دینا چاہتا ہے کوئی ان کو روک نہیں سکتا اور جو فیصلہ کرتے ہیں کہ ہم نے ہدایت کے قریب نہیں جانا کوئی ان کو زبردستی ہدایت کی طرف لا بھی نہیں سکتا۔ یہ تقدیر الٰہی ہے اور یہ بھی لا اکراہ فی الدین کا ایک مظہر ہے کہ کسی رنگ میں بھی دین میں خدا نے جبر نہیں رکھا جس کی خواہش ہے اور جو چاہتا ہے وہ ہدایت پا جائے گا جو نہیں چاہتا اللہ تعالےٰ اس کو زبردستی ہدایت نہیں دے گا۔ اس سے معلوم یہ ہوا کہ ہمارے بس میں تو کچھ بھی نہیں۔ یہ تو خدا کا کام ہے اور ہمیں دعائیں کرنی چاہئیں جو لوگ نہیں چاہتے اگر ہم عاجزانہ دعائیں کریں تو اللہ تعالےٰ ان کے دلوں کو بھی بدل سکتا ہے اور وہ اپنے رحم اور شفقت کے ساتھ زیادہ لوگوں کو ہدایت دینے کا فیصلہ فرما سکتا ہے کچھ لوگ بے اعتنائی کرتے ہیں تو اس کا جواب یہ تو نہیں کہ ہم بھی ان سے بے اعتنائی کریں ایسی صورت حال پر ہی تو غالب کا یہ شعر چسپاں ہوتا ہے ؎

بہرہ ہوں میں تو چاہیئے دُونا ہو التفات
سنتا نہیں ہوں بات مکرّر کہے بغیر

کہ میں بہرہ ہوں چلو ٹھیک ہے لیکن دستور تو یہ ہے کہ بہروں سے بار بار بات کی جاتی ہے۔ مکرّر بات کی جاتی ہے اور اونچی آواز میں بات کی جاتی ہے اس لئے میں بھی مکرر کہے بغیر سنتا نہیں۔ پس اگر ہمارے بھائیوں کا یہی سلوک ہے تو میں ان کو بتاتا ہوں کہ ہم اپنی بات مکرّر اور مکرّر اور مکرّر کہتے ہی چلے جائیں گے یہاں تک کہ خدا ہمارے دلوں کی کیفیت کو بھانپے گا اور ہم پر رحم فرمائے گا اور ان کو سننے کے کان عطا فرمائے گا اور ہماری باتیں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔ پس دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ ؎

دے اور دل ان کو جو نہ دے ہم کو زباں اور

اگر ہمارے کہنے میں کچھ کمزوریاں رہ گئیں ہیں تو ان کمزوریوں کو دُور فرمائے۔ اگر ان کے دلوں کے زنگ حائل ہیں تو ان کے دلوں کے زنگ دور فرمائے ہم نے تو یہ بات سنا کے چھوڑنی ہے اور پہنچا کے چھوڑنی ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ ہم وہ قوم نہیں ہیں جن کی سرشت میں ناکامی کا خمیر ہوتا ہے۔ ہم صاحب عزم لوگوں کی اولاد ہیں اور صاحب عزم سرداروں کے غلام ہیں۔ اس لئے عزم اور ہمت کی اس چٹان پر قائم ہیں جسکو دنیا کی کوئی طاقت توڑ نہیں سکتی۔ چنانچہ یہ تو ایک نمونہ ہے ورنہ ہم تو دن رات اللہ تعالےٰ کے فضلوں اور اس کے احسانات کا مشاہدہ کرتے رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ دلوں میں پاک تبدیلیاں فرماتا رہا اپنوں کے دلوں میں بھی اور غیروں کے دلوں میں بھی۔ وہ ایک عجیب پُرلطف نظارہ تھا۔ ان دنوں خدا کے فضلوں کو دیکھ کر جو لطف آتا تھا دنیا کا کوئی سیاح اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا کہ وہ چیز کیا ہے اور خدا کے لطفوں کی سیر کا کیا مزہ ہے۔ باہر جانے والے برّاعظم آسٹریلیا کی پتہ نہیں کہاں کہاں کی سیریں کرتے ہیں۔ ہم نے تو اللہ تعالےٰ کے احسانات کی سیر کی ہے اور خوب پیٹ بھر کر سیر کی ہے۔ پنجابی میں کہتے ہیں اللہ نے رجا دیا اپنے فضلوں سے۔ وہی ہماری کیفیت ہے۔ ایسی ایسی حیرت انگیز باتیں ہوئی ہیں کہ صاف پتہ چلتا تھا خدا کی تقدیر کا ہاتھ کام کر رہا ہے۔

ریڈیو آسٹریلیا کی اُردو سروس

اب مثلاً جن پچاس ہزار آدمیوں کو جماعت کے خلاف زہریلا لٹریچر بھجوایا گیا اور نہایت ہی ظالمانہ جھوٹ بولے گئے اور لوگوں کو جماعت احمدیہ سے بدظن کرنے کی کوشش کی گئی اس کا ازالہ کرنے کے لئے نہ تو ہمارے پاس لوگوں کے پتہ جات تھے نہ ہمیں یہ طاقت تھی کہ ان پچاس ہزار آدمیوں کو خط لکھیں نہ اس کام کے لئے وسائل موجود تھے۔ اگر ہوتے بھی تب بھی ہم یہ کام نہیں کر سکتے تھے۔ اب اس کا کیا حل تھا سوائے دعا کے اور کوئی صورت نظر نہیں آ رہی تھی۔ چنانچہ ہم نے یہی دعا کی کہ اے اللہ! تو اپنے فضل سے ہی سامان پیدا فرما تا کہ ہماری زبان میں بھی یہ نور احمدیت کے متعلق کچھ سُن سکیں۔ چنانچہ ہمارے ایک احمدی دوست نے جو غیر مبائعین میں سے آئے ہیں اور بڑے اچھے اور نیک فطرت آدمی ہیں انہوں نے اس دوران جہاں جماعت کے بہت سے اچھے کام کئے وہاں ایک ریڈیو اسٹیشن سے بھی رابطہ پیدا کیا۔ چنانچہ اس ریڈیو اسٹیشن کے نمائندہ نے انٹرویو کے لئے حامی بھر لی وہ ایک ایسا ریڈیو اسٹیشن ہے جس کے پروگرام کو سارے پاکستانی اور ہندوستانی شوق سے سنتے ہیں کیوں کہ اس میں فلمی گانے بھی ہوتے ہیں اور پھر اچانک بڑے دلچسپ انٹرویوز بھی آ جاتے ہیں یعنی یہ نہیں بتایا جاتا کہ کیا ہونے والا ہے بس گانا سنتے سنتے اچانک اعلان ہوتا ہے کہ اب سُنیئے ایک بڑا دلچسپ انٹرویو اور وہ سارے سُننے والے اس کو سُنتے ہیں۔ چنانچہ ریڈیو آسٹریلیا کی اس اُردو سروس کے نمائندہ جو ایک مسلمان ہی تھے وہ انٹرویو لینے کے لئے تشریف لائے اور اس کے لئے انہوں نے بڑی تیاری کی ہوئی تھی یہاں تک کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کے بعد جو جھوٹے مدعیان پیدا ہوئے ان سب کے نام بھی ان کو یاد تھے اور سوال میں ان کو شامل کیا ہوا تھا کہ اب تو معاملہ بڑا CONFUSE یعنی مبہم ہو گیا ہے ایک طرف آپ کہتے ہیں اللہ نے حضرت مرزا صاحب کو نبی بنایا ہے دوسری طرف فلاں خدا یار اور فلاں شخص اور فلاں شخص اور عبداللطیف یہ سارے دعویدار ہیں ہم کس کس کی بات مانیں گے کس کس کو پرکھیں گے۔ خدا تعالےٰ نے ان کے سوالات کے مؤثر رنگ میں جوابات دینے کی توفیق عطا فرمائی۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ کے لئے محنت کرنے یا تکلیف اٹھانے کی ضرورت ہی کوئی نہیں۔ آپ مجھے صرف یہ بتائیے کہ خدا یار اور عبداللطیف کا ماننے والا کوئی دنیا میں موجود ہے۔ لیکن ساری دنیا میں خدا تعالےٰ کے فضل سے مسیح موعود کے ماننے والے پھیلے ہوئے ہیں۔ آپ کو کیا مصیبت پڑی ہے تلاش کر کے معلوم کرنے کی کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا ہے۔ خدا کی تقدیر واضح کر چکی ہے۔ جو سچا تھا اس کے ساتھ خدا تعالےٰ نے سچوں والا سلوک فرمایا اور جو جھوٹے تھے ان کے حق میں جھوٹوں والا سلوک رُونما ہوا۔ بہرحال جب یہ انٹرویو ختم ہوا تو اس کی باتوں سے ہمیں یہ محسوس ہوا کہ یہ انٹرویو کامیاب ضرور ہے اس کے نزدیک۔ کیوں کہ وہ صاحب وعدے سے پھر گئے اور انٹرویو نشر کرنے کی بجائے خاموشی اختیار کی۔ حالانکہ پکا وعدہ کر کے گئے تھے کہ فلاں دن میں یہ انٹرویو نشر کروں گا۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگوں سے ڈر گئے حالانکہ خود بڑے شریف آدمی تھے مگر آج کل شرفاء کچھ زیادہ ہی دل کے کمزور ہوتے ہیں وہ جو نسبتاً زیادہ گندے ہیں اُن کو گندگی اُچھالنے میں بڑی جرأت ہے۔ ان کو بڑے حوصلے مل گئے ہیں اور شرافت بے چاری دبی ہوئی ہے خاموش بیٹھی ہے حالانکہ کثرت سے ہے لیکن پھر بھی ڈرتی ہے۔ بہرحال کچھ بھی ہوا انہوں نے انٹرویو لینے کے بعد خاموشی اختیار کی۔ اب ایک بات انکے ذہن سے اتر گئی تھی کہ آسٹریلیا کا ایک قانون ہے کہ اگر کوئی انٹرویو لینے کے لئے درخواست کرے اور انٹرویو لے تو اس کا فرض ہے کہ اس کو ضرور نشر کرے ورنہ اس کے خلاف ہتک عزت کا دعوےٰ ہو سکتا ہے اور بڑا بھاری حرجانہ ادا کرنا پڑتا ہے چنانچہ انہی بشیر احمد صاحب نے جو اللہ کے فضل سے غیر مبائعین سے آئے ہیں اور بڑے مخلص احمدی ہیں انہوں نے فوراً اس کو شوکاز SHOW CAUSE کا نوٹس دے دیا کہ بتاؤ کیوں نہ تم پر ہتک عزت کا اور حرجانہ کا مقدمہ کیا جائے انہوں نے فوراً معذرت کی اور کہا۔ اگلے جمعہ (۷ اکتوبر) کو آپ سُن لیجئے۔ چنانچہ ان پچاس ہزار آدمیوں کو اللہ تعالےٰ نے میری آواز میں احمدیت کا پیغام پہنچانے کی صورت پیدا کر دی۔

ٹیلیفون پر ریڈیو کا دلچسپ انٹرویو

علاوہ ازیں جہاں تک آسٹریلیا کے انگریزی دان طبقے کا تعلق ہے اس کو پیغام پہنچانے کے لئے اللہ تعالےٰ نے بڑے عجیب عجیب انتظام فرمائے۔ وہاں ایک ایسا ریڈیو سٹیشن بھی ہے جو اس لئے خاص طور پر دلچسپی کا مرکز ہے کہ اس میں اچانک ٹیلیفون کے ذریعہ انٹرویو نشر ہوتے ہیں اور یہ وہاں کے ریڈیو کا سب سے اہم اور ہر دلعزیز پروگرام ہے۔ یہاں بھی اچانک وہ کہتے ہیں کہ وہاں شخصیت آسٹریلیا میں آئی ہوئی ہے اس کے ساتھ ہم ٹیلیفون پر باتیں کریں گے اور ٹیلیفون کے ذریعہ جو جواب دیئے جائیں گے وہ ساتھ ساتھ نشر ہو رہے ہوں گے اور اگر کوئی ٹیلیفون کے ذریعہ سوال کرنا چاہے تو براہ راست سوال کر سکتا ہے۔ ریڈیو والے اس کو جس کا وہ انٹرویو لے رہے ہوتے ہیں پہنچا کر وہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جواب بھی لے دیں گے۔ چنانچہ وہ صاحب بھی ٹیلیفون پر انٹرویو کے لئے تشریف لائے اور اگرچہ شروع میں وقت زیادہ دیا گیا تھا لیکن اس دن آسٹریلیا میں ایک ایسا واقعہ ہوا تھا کہ جس کی وجہ سے سارے آسٹریلیا کی توجہ اس طرف تھی۔ انہوں نے غالباً ۱۳ سال کے بعد پہلی دفعہ امریکہ سے بادبانی کشتی کی دوڑ جیتی تھی۔ چنانچہ اس خوشی کی تقریب کی وجہ سے ریڈیو پر بار بار اعلان ہو رہے تھے اس لئے انہوں نے وقت کم کر دیا لیکن خدا کے فضل سے اس تھوڑے سے وقت میں بھی عیسائیت کے مقابل پر جماعت احمدیہ کا نقطہ نگاہ بڑی عمدگی سے پیش کرنے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔ ریڈیو کے نمائندہ نے سوال ایسے اچھے کئے جس کے نتیجہ میں جو میں چاہتا تھا کہ تبلیغ کا موقع مل جائے وہ میسر آ گیا اور اس پروگرام کو جیسا کہ میں نے بتایا ہے لکھو کھا آدمی سنتے ہیں اور چونکہ اس دن خصوصیت سے دوڑ جیتنے کی خبریں بھی نشر ہو رہی تھیں اور اس کے بارہ میں انٹرویو بھی ساتھ نشر ہو رہے تھے اس لئے روزمرہ کے مقابل پر بہت کثرت سے لوگ اس دن ریڈیو پر خبریں سن رہے تھے جن میں یہ انٹرویو بھی شامل تھا۔

سڈنی ہلٹن کی کامیاب پریس کانفرنس

جہاں تک اخباروں کا تعلق ہے وہاں یہ بات بڑی شدت سے محسوس ہوئی کہ براعظم آسٹریلیا میں جماعت احمدیہ کے تعارف میں بڑی کمزوری پائی جاتی ہے چنانچہ جب سڈنی ہلٹن میں پریس کانفرنس ہوئی تو اخبار نویسوں کو کچھ بھی پتہ نہیں تھا کہ جماعت احمدیہ ہے کیا چیز۔ اس کے خیالات کیا ہیں کس قسم کے عقائد ہیں اور دنیا کو کیا تعلیم دیتی ہے چنانچہ کچھ اخبار نویس تو تماش بینی کے طور پر آ گئے تھے اور کچھ مذہبی نمائندے یعنی مذہب پر لکھنے والے لوگ تھے۔ ان میں سے ایک مرد اور ایک خاتون تھی جو اس نیت سے آئے تھے کہ ان کی دھجیاں بکھیر دیں گے ان پر سخت سوال کر کے ملک سے بھاگنے پر مجبور کر دیں گے اور یہ انہوں نے بعد میں خود ہی بتایا۔ چنانچہ شروع میں انہوں نے بڑا سخت معاندانہ اور جارحانہ تنقیدی رویہ اختیار کئے رکھا۔ لیکن جب پریس انٹرویو ختم ہوا تو اس وقت تک ان کا رویہ بالکل تبدیل ہو چکا تھا۔ چنانچہ ان میں سے جو مرد نمائندہ تھا اس نے بعد میں کہا کہ میں الگ وقت لینا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا آپ کے سوال کچھ رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں بس میں نے ایک بات آپ سے کرنی ہے لیکن الگ طور پر کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ جب انہوں نے الگ بات کی تو انہوں نے مجھے بتایا کہ اصل بات یہ ہے کہ آپ لوگوں کا قصور ہے۔ ہم نے تو اس لئے سختی کی تھی یا بعض تماش بین آئے تھے کہ ہم سمجھتے تھے کہ آپ لوگوں کی بھی ہرے کرشنا کی قسم کی کوئی تحریک ہے اور آپ بھی ان کی طرح آ کے کچھ چمٹے بجائیں گے اور پیسے مانگیں گے کیونکہ اس قسم کے مذہب بڑی کثرت سے پھیلے ہوئے ہیں۔ کہنے لگے ہمیں تو اس بات کا تصور بھی نہیں تھا کہ کوئی جماعت اتنی سنجیدگی کے ساتھ مذہب میں دلچسپی لے رہی ہے اور بڑے RATIONAL رنگ میں اپنے مسلک کو پیش کر رہی ہے جو دلوں اور دماغوں کو مطمئن کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اس لئے ایک تو میں معذرت کے لئے مزید وقت لے رہا تھا میں شرمندہ ہوں کہ جو شروع کا رویہ تھا وہ اس وجہ سے تھا لیکن یہ آپ کی جماعت کا قصور ہے جو یہاں بیٹھی ہوئی ہے۔ یہ کیوں چپ کر کے بیٹھی رہی ان کو بتانا چاہیئے تھا کہ ہم ہیں کون لوگ اور ہمارے عقائد کیا ہیں۔ پھر انہوں نے کہا کہ آپ کو شاید معلوم نہیں کہ یہاں مذہب پر لکھنے والے اخباری نمائندوں میں سب سے موقر اور سب سے زیادہ صاحب اثر میں ہوں اور جتنے بڑے بڑے اخبار ہیں ان سب کی نمائندگی مجھے حاصل ہے اس لئے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آپ کی تائید میں لکھنا میں نے ضرور ہے اور جب میں لکھوں گا تو اخبار شائع بھی کریں گے لیکن ایک بات کی معذرت چاہتا ہوں کہ تھوڑا سا چٹپٹا بنانے کی خاطر کہیں کہیں حملہ بھی کرنا پڑے گا کوئی ایک آدھ فقرہ خلاف بھی لکھنا پڑے گا۔ ورنہ یہاں کی پبلک سمجھے گی یہ ان کے ہاتھوں بک گیا ہے اور مضمون بھیکا رہ گیا ہے۔ میں نے کہا آپ شوق سے حملے کریں۔ اگر آپ مخالفت ہی پیدا کر دیں۔ میں تب بھی راضی ہوں کیونکہ ہمارا تو یہ تجربہ ہے کہ مخالفت بھی کام آتی ہے اور دوستی بھی کام آتی ہے۔ مخالفت کھاد بن جاتی ہے اور دوستی پانی اور ہوائیں بن جاتی ہے۔ ہم تو وہ جماعت ہیں۔ جس کو کوئی چیز نقصان پہنچا ہی نہیں سکتی۔ آپ شوق سے آزمائش کریں وہ بڑے خوش ہوئے کہنے لگے اچھا میں اگر وہاں آپ کے ملک میں آؤں، میں نے کہا ضرور آئیں آپ ربوہ بھی تشریف لائیں۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔ میں وہاں آؤں گا اور اگر مجھے توفیق ملی تو میں ضرور آپ کے پاس بھی آؤں گا مجھے اب احمدیت سے بڑی دلچسپی پیدا ہو گئی ہے۔

اخباری نمائندے جماعت کے سفیر بن گئے

جہاں تک ان کی پریس رپورٹنگ کا تعلق ہے جب انہوں نے مضمون شائع کیا تو اس میں کوئی بھی تیز بات نہیں تھی معلوم ہوتا ہے سوچتے سوچتے ان کا دل اتنا زیادہ قائل ہو گیا یا مائل ہو گیا کہ انہوں نے چرکے لگانے بھی بالکل چھوڑ دیئے۔ جماعت کا بہت ہی عمدہ اور بڑے اچھے رنگ میں تعارف کروایا۔ صرف یہی نہیں بلکہ وہ ہمارے سفیر بن گئے۔ دوسرے اخباری نمائندوں کو مل مل کر انہوں نے یہ بتانا شروع کیا کہ تم تو ایک چیز مس (MISS) کر رہے ہو اس موقع سے فائدہ اٹھاؤ اور جا کر انٹرویو لو۔ چنانچہ مذہب کے بارہ میں لکھنے والے چوٹی کے دو مختلف اخباری نمائندوں نے درخواست کی۔ ایک کو تو ہم نے آخری دن وقت دے دیا۔ دوسرے کے لئے بالکل وقت ہی نہیں تھا۔ پہلے سے بہت زیادہ مصروفیت تھی اور جس کو وقت دینا پڑا وہ ایک خاتون نمائندہ تھیں جو سارے چرچ آرگنائزیشن CHURCH ORGANIZATION کی نمائندگی کر رہی تھیں۔ وہاں ایک UNITING CHURCH ہے۔ لیکن یونائیٹنگ چرچ کے اوپر ایک اور چرچ ہے۔ جو چرچ کی جتنی بھی تنظیمیں ہیں۔ یہ ان سب کا خلاصہ ہے۔ ان کی ایک خاتون نمائندہ تھیں جو انٹرویو لینے کے لئے تشریف لائیں میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کو انٹرویو لینے کا کس طرح خیال آیا۔ انہوں نے کہا بات یہ ہے کہ وہ جو فلاں اخباری نمائندہ ہے جس نے آپ کے متعلق مضمون لکھا ہے میرے اس کے ساتھ بڑے اچھے تعلقات ہیں وہ صرف میرا ہی گروپ نہیں ہے بلکہ ہم سب کا گروپ ہے جن کا نئی پود سے تعلق ہے۔ اس نے مجھے فون کیا کہ تم مذہب پر لکھتی ہو تم ضرور جا کر انٹرویو کے لئے وقت لو ورنہ تم مس (MISS) کرو گی اس لئے میں آپ سے انٹرویو لینے کے لئے آئی۔ لیکن بہرحال جب انٹرویو شروع ہوا تو مجھے یہ دیکھ کر بڑا تعجب ہوا کہ مذہب کے بارہ میں لکھنے والی اور عیسائی چرچ کی نمائندہ ہے اور سوالات کرتی تھی اور ان کے جوابات سن کر ساتھ تائید بھی شروع کر دیتی تھی۔ کہ ہاں ٹھیک ہے۔ یہ بات بالکل ٹھیک ہے اور پھر آخر پر اس نے بھی یہی بات کہی کہ اگر میں پاکستان آؤں تو میں ربوہ ضرور آؤں گی۔ میں نے کہا پھر آپ کا گروپ بھی آ رہا ہے اس کے ساتھ ہی آ جائیں آپ کا ساتھ ہو جائے گا۔ اللہ کے فضل سے آپ کو احمدیت کے مرکز کو دیکھنے کا موقع ملے گا۔ اس نے کہا ہمیں دلچسپی پیدا ہو گئی ہے کہ جا کر معلوم کریں۔ مرکز دیکھیں کیا تنظیم ہے۔ کس قسم کے لوگ ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہی یہ انتظام فرما رہا تھا۔ اب وہ اخبارات جن میں ہماری خبریں شائع ہوتی رہیں۔ لکھو کھا کی تعداد میں چھپتے ہیں۔ علاوہ ازیں بڑے بڑے موقر جرائد ہیں۔ جن میں ان کے اپنے نمائندگان جب احمدیت کے حق میں لکھتے ہیں تو لوگ ان کی باتوں کو بہت وزن دیتے ہیں۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل کا نتیجہ تھا کہ جماعت احمدیہ کی تبلیغ کا انتظام بخیر و خوبی ہوتا چلا گیا۔ (باقی)

اعانت الفضل

مکرم چوہدری سعادت احمد صاحب لاہور نے -/۶۲۵ روپے برائے اعانت الفضل بھجوائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور بے پایاں فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

الفضل کی اشاعت دس ہزار تک پہنچانے کی مہم

جائزہ ضرور لیتے رہیں

اخبار الفضل کی اشاعت دس ہزار تک پہنچانے کے لئے احباب کیا کوشش فرما رہے ہیں ازراہ کرم اس کا جائزہ ساتھ ساتھ ضرور لیتے رہیں اور ہم اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش کو جلد از جلد پورا کر سکیں۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"نائیجیریا" صفحہ اوّل سے آگے

ایک لحظہ کے لئے بھی بجلی غائب نہیں ہوئی فالحمد للہ علیٰ ذالک!

انتظامِ خوراک:

حسب سابق کھانے کی تیاری کا انتظام علیحدہ علیحدہ دس سرکٹوں میں کیا گیا۔ ہر حلقہ کے لئے علیحدہ شیڈ بنوایا گیا۔ کھانے کی تیاری اور تقسیم کا انتظام نہایت موزوں تھا۔ غیر ممالک سے تشریف لانے والے مہمانوں کے کھانے کا انتظام مولوی نصیر احمد صاحب کے سپرد تھا مکرم حبیب احمد صاحب اور ملک سعید احمد صاحب اور ان کی بیگمات نے ان کا ہاتھ بٹایا۔

آب رسانی:

آب رسانی کے انتظام ہمارے مخلص بھائی الحاج مصدق شونکا صاحب کے سپرد تھا جنہوں نے اپنے ذاتی واٹر ٹینکر اس خدمت کے لئے وقف کر دیئے۔

حفاظت و پہرہ:

حفاظت و پہرہ کا انتظام نیشنل قائد فضل خدام الاحمدیہ جناب ALHAJI OYETUNJI کے سپرد تھا جنہوں نے خدام کے ساتھ نہایت مستعدی سے یہ فرض سرانجام دیا۔ خوبصورت وردی میں ملبوس گلے میں مخصوص رومال پہنے خدام راستوں اور اہم مقامات پر ایستادہ یہ فرض ادا کرتے بہت بھلے معلوم ہوتے۔

تربیت:

نظامت تربیت کے سربراہ مولوی ذکر اللہ ایوب صاحب تھے۔ جو حاضرین کو جلسہ کی کارروائی میں شرکت کی یاددہانی کراتے۔ نماز باجماعت کی ادائیگی کا انتظام کرتے تھے۔

جلسہ تین روز جاری رہا۔ پہلا اجلاس الحاج عبدالعزیز صاحب ابیولا نیشنل پریذیڈنٹ کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ تلاوت کے بعد حضور کا روح پرور پیغام سنایا گیا۔ حضور کا پیغام جماعت کے لئے نئی بیداری کا موجب ہوا۔ حاضرین نے حضور کے ہر حکم پر لبیک کہنے کا عہد کیا۔

اس کے بعد منیر احمد صاحب بسمل قائمقام امیر نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ آپ نے کہا دنیا کو ہلاکت سے بچا کر روشنی کی طرف لانا آپ کی ذمہ داری ہے۔

دوسری تقریر خلافت راشدہ کے موضوع پر امریکن بھائی الحاج خلیل محمود صاحب لائبریرین احمدیہ میموریل یونیورسٹی زاریہ کی تھی۔ تیسری تقریر معلم وزیری عبدو صاحب کی سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے عنوان پر تھی۔ اس اجلاس کی آخری تقریر عبدالغنی صاحب دارا مولا کی تھی۔

دوسرے اجلاس کی صدارت مکرم الحاج حمزہ کسنیالو نے فرمائی۔ اس اجلاس میں مولوی حمید احمد صاحب ظفر نے "مسلمان نوجوانوں کے سنہری کارنامے" کے عنوان پر ذکر اللہ ایوب صاحب نائیجیرین نے "بیعت کی اہمیت ضرورت اور برکات" پر اور ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب بھٹہ نے "مسیح کی آمد ثانی" کے عنوان پر تقریر کی۔

دوسرے روز کے پہلے اجلاس کی صدارت مکرم جسٹس عبدالرحیم بکرے صاحب نے فرمائی تلاوت قرآن کے بعد چیئرمین نے "اسلام ہمارا دین ہے" پر بڑی پُرمغز تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا ایمان کا تعلق خدا تعالیٰ سے ہے۔ ہم اللہ اور اس کے رسول کے پیار کی خاطر یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ ہم تبلیغ اسلام کے فریضہ کو پوری محنت اور جانفشانی سے ادا کرتے رہیں گے۔ آپ نے اپنی تقریر میں کہا کسی شخص یا حکومت کو کسی کے ایمان اور عقیدہ کی تعیین کرنے کا کوئی حق نہیں۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔

ریڈیو اور T.V اور اخبارات نے متعدد بار جناب جسٹس بکرے کی تقریر کے الفاظ کو نشر اور شائع کیا۔

اس اجلاس میں مکرم عبدالمغنی صاحب زاہد نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ساتھ" کے موضوع پر تقریر کی۔

نیز ری پبلک آف بینن کے امیر وفد ذکر اللہ صاحب داؤد نے تقریر فرمائی۔

دوسرے اجلاس کی صدارت الحاج نوح محمد صاحب نے کی ڈاکٹر سردار حمید احمد صاحب الحاج ابراہیم صاحب نے Hausa زبان میں تقاریر کیں جبکہ الحاج آر۔ اے نسباری صاحب نے عیسائیت اور نجات" پروفیسر ایف گیوا صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کے عالمی اثرات اور معلم ایس بی گیوا صاحب نے قبولیت دعا کے موضوع پر تقریر کی۔

ایک نشان

اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ایک نشان

اس جلسہ پر اس طرح ظاہر ہوا کہ بعد دوپہر شدید گرمی تھی۔ آناً فاناً آسمان پر بادل چھا گئے۔ حاضرین اور منتظمین جلسہ فکرمند ہوئے کہ ہمارے شیڈ تو بوندوں کو بھی نہ روک سکتے تھے لیکن چند منٹوں میں ہوا کا رخ بدل گیا اور چند کلومیٹر دور شدید بارش اور طوفان آیا۔ جس سے یہاں موسم خوشگوار ہو گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

اگلے دن اخبارات سے معلوم ہوا کہ قریبی علاقہ AGECE جو صرف تین کلومیٹر دور تھا وہاں بارش اور طوفان کی وجہ سے مکانات کی چھتیں اڑ گئیں۔ اللہ ہمارے ان بھائیوں پر بھی رحم فرمائے۔

آخری اجلاس

آخری روز کا آخری اجلاس قائمقام امیر مولانا منیر احمد صاحب بسمل کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن کے بعد الحاج ایم۔ ایم جبریل صاحب نے تبلیغ کی اہمیت و ضرورت پر تقریر کی۔ آخر پر قائمقام امیر صاحب نے احباب سے کہا کہ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کے تحت ہر احمدی کو داعی الی اللہ بننا چاہئے۔ آپ نے احمدیت کی جو تعلیم حاصل کی اسے لوگوں تک پہنچائیں کہ یہ آپ کا فرض ہے۔

اس کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ جماعت اور غیر از جماعت احباب کے سوالات کے جوابات محترم امیر صاحب نے دیئے۔

پروگرام کے مطابق ٹھیک گیارہ بجے قائمقام امیر صاحب کا اختتامی خطاب شروع ہوا۔ آپ نے بتلایا کہ جماعت کا قدم بفضل تعالیٰ ترقی کی جانب اٹھ رہا ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے اعداد و شمار اور واقعات بیان فرمائے کہ کس طرح احباب قربانی میں آگے بڑھ رہے ہیں۔

چند روز پہلے وہاں کے ایک اخبار میں کسی نے لکھا کہ ملک کی پسماندگی کا موجب عیسائیت اور اسلام ہے۔ محترم قائمقام امیر صاحب نے اس کی پُرزور تردید کی اور کہا مسلمانوں کی پسماندگی کا سبب قرآن کی تعلیم کو بھلانے میں ہے۔ آپ نے فرمایا دنیا کے مشکلات کا حل اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے میں ہے۔

آخر میں آپ نے احباب جماعت کو دعاؤں پر زور دینے کی تلقین فرمائی اور پُرسوز دعاؤں سے اس مبارک اجتماع کا اختتام ہوا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کرے یہ ملک جلد اسلام کے نور سے جگمگا اٹھیں۔

وما ذلک علی اللہ بعزیز و ذلک تقدیر العزیز العلیم۔

(مرسلہ وکالت تبشیر)

دُعا کی درخواست

● میری اہلیہ صاحبہ محترمہ حمیدہ بیگم عباسی کئی دنوں سے بیمار ہیں۔ پسلیوں، پٹھوں اور جوڑوں میں شدید درد ہے۔ اور پیشاب کی تکلیف بھی ہے۔ کمزوری حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے۔ چلنا مشکل ہو گیا ہے۔

تمام بزرگوں کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ مولا کریم انہیں کلی صحت یابی عطا فرمائے۔ چوہدری عبدالعزیز کھوکھر

● مکرم منظر احمد صاحب سدھن آف مارکیٹس متعلم جامعہ احمدیہ گردوں میں انفکشن کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

(سید حسن طاہر بخاری جامعہ احمدیہ ربوہ)

● خاکسار کے والد محترم نذیر احمد صاحب سیالکوٹی ایک ہفتہ سے ٹانگ میں شدید درد کی وجہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ نعیم احمد صدیق

دارالصدر جنوبی ربوہ

الفضل کے بیرون پاکستان خریداروں کی خدمت میں ضروری گزارش

الفضل کے بیرون پاکستان خریدار حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے اخبار کی قیمت ازراہ کرم اپنے ملک کے نیشنل بنک آف پاکستان کی برانچ میں جمع کرا کر اس کی ٹی ٹی منیجر الفضل کے نام بھجوایا کریں۔ اس طرح ان کی قیمت بہت جلد دفتر الفضل میں پہنچ سکتی ہے۔ بصورت دیگر ان کے مرسلہ چیک یا ڈرافٹ کی وصولی میں تین تین چار چار ماہ بلکہ بعض اوقات اس سے بھی زیادہ وقت لگ جاتا ہے۔ اور تعمیل میں تاخیر ہو جاتی ہے۔

(عباد اللہ گھمن منیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

۲۹ فروری ۱۹۸۴ء تک اپنے وعدہ کا کم از کم ۱۵٪ حصہ ضرور ادا کر دیں!

وکیل صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

روس کے صدر آندروپوف انتقال کر گئے

ماسکو روس کے صدر کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے جنرل سیکرٹری اور سپریم سوویٹ کی پریذیڈیم کے سربراہ مسٹر یوری آندروپوف گزشتہ روز ۹ فروری کو شام ۴ بج کر ۵۰ منٹ پر انتقال کر گئے۔ ان کی عمر ۶۹ برس تھی وہ ذیابیطس کے پرانے مریض تھے اور گردے اور دل کے عارضے میں مبتلا تھے۔ مسٹر یوری آندروپوف اگست ۱۹۸۳ء سے عوام کے سامنے نہیں آئے تھے اور ان کی بیماری اور غیر حاضری بین الاقوامی پریس کی توجہ کا مرکز بنی ہوئی تھی۔ روسی ذرائع ابلاغ نے اپنے لیڈر کے انتقال کی خبر تقریباً ۲۴ گھنٹے تک چھپائے رکھی۔ تاہم روس کے تمام ریڈیو اور ٹیلی ویژن اسٹیشنوں نے اپنے معمول کے پروگرام روک ماتمی موسیقی نشر کرنا شروع کر دی تھی۔ ..... مسٹر یوری آندروپوف روس کے محکمہ خفیہ کے جی بی کے سابق سربراہ تھے اور انہوں نے نومبر ۱۹۸۲ء میں برژنیف کے انتقال کے بعد کمیونسٹ پارٹی کے سیکرٹری جنرل کا عہدہ سنبھالا تھا۔

(بحوالہ روزنامہ جنگ ۱۱ فروری ۱۹۸۳ء صفحہ ۷)

اعلانِ نکاح

میرے بیٹے عزیزم نعیم احمد مبشر کا نکاح ہمراہ عزیزہ فرخندہ اختر بنت محترم منیر احمد صاحب بھٹی بی اے ایف کورنگی کراچی کے ساتھ دس ہزار روپیہ حق مہر پر محترم مولانا محمد اشرف صاحب ناصر مربی سلسلہ نے احمدیہ ہال کراچی میں مورخہ ۳/۲/۸۴ بروز جمعہ پڑھا۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندان کے لئے بابرکت بنائے۔

(محمد رفیق ولد منشی عبدالخالق صاحب مرحوم آف احمد نگر حال عزیز آباد کراچی)

جماعت احمدیہ کی پینسٹھویں مجلس مشاورت

جملہ امراء اضلاع جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں ضروری گزارش

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۳۰-۳۱ مارچ / امان، یکم اپریل / شہادت ۱۳۶۳ ہجری شمسی ۱۹۸۴ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ایوانِ محمود میں منعقد ہوگی۔

(۱) سیکرٹری مجلس مشاورت کے پاس ایجنڈا کے لئے تجاویز پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۰ فروری ۱۹۸۴ء مقرر ہے۔ جملہ تجاویز حسب قواعد جماعتوں کے اجلاس عام میں پیش ہو کر کثرتِ رائے کی منظوری سے مرکز میں آنی چاہئیں۔

(۲) نمائندگان شوریٰ کے اسماء گرامی ۱۵ مارچ / امان تک دفتر سیکرٹری مجلس مشاورت میں پہنچ جانے چاہئیں۔ امراء صاحبان اس بات کا اہتمام فرمادیں کہ نمائندگان کا انتخاب جماعتوں کے اجلاسِ عام میں ہو اور مطابق قواعد ہو۔

(۳) نمائندگان شوریٰ کی اطلاعات میں یہ تصدیق آنی بھی لازمی ہے کہ نمائندگان (مطابق قواعد شوریٰ) چندوں کے بقایا دار نہیں ہیں۔

(۴) مطابق فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۸۳ء ایک چوتھائی نمائندگی تیس سال سے کم عمر والوں کی ہونی چاہیئے۔

(۵) نمائندگان اسلامی شعار کے پابند اور باریش ہوں۔

(۶) امراء اضلاع کی خدمت میں یہ بھی گزارش ہے کہ ان کی طرف سے امسال جن جماعتوں کو (مقررہ تعداد کے مطابق) نمائندگی کا حق دیا جا رہا ہے ان کی اطلاع یکم مارچ تک دفتر ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمادیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

سالانہ مرکزی تربیتی کلاس مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۳ اپریل بروز جمعہ تا مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء ایوان محمود ربوہ میں سالانہ تربیتی کلاس منعقد ہوگی (ان شاء اللہ تعالیٰ)

قائدین علاقہ و اضلاع اور قائدین مجالس دعاؤں اور مسلسل کوشش سے کام لے کر تمام مجالس سے اس کلاس کے لئے نمائندے تیار کریں اور نمائندگان کی فہرستیں مرکز میں ارسال کریں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ والسلام

خاکسار: محمود احمد

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا دسواں سال

۲۹ فروری ۱۹۸۴ء کو ختم ہو رہا ہے

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا دسواں سال ۲۹ فروری ۱۹۸۴ء کو ختم ہو رہا ہے اور صرف ایک ماہ باقی ہے۔ ۲۹ فروری ۱۹۸۴ء سے قبل احباب جماعت کو اپنے وعدہ کا کم از کم ۱۵/۱ حصہ اور جماعتوں کو بحیثیت مجموعی وعدہ جات کا ۱۵/۱ حصہ کم از کم ادا کرنا چاہیئے۔ لہٰذا گزارش ہے کہ اپنی ادائیگی کی رفتار تیز تر کر دیں اور زیادہ سے زیادہ کوشش فرمائیں۔ (وکیل صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

درخواست دعا

مکرم شکور بھائی صاحب (چشمے والے) سرگودھا۔ دو چار دن سے بخار میں مبتلا ہیں احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (عباد اللہ گیانی۔ ربوہ)

زرعی زمین برائے فروخت

بیس ایکڑ زرعی زمین قابل فروخت ہے۔ یہ زمین پوچڑ خانہ کی جونئی شرک تجویز ہوئی ہے اس پر واقع اور مسجد اقصیٰ سے چار فرلانگ کے قریب دور ہے۔ جو اصحاب اسے خریدنا چاہیں۔ وہ خاکسار سے رابطہ پیدا کریں۔ زمین زرعی لحاظ سے اور دوسرے لحاظ سے بھی بہت اچھی ہے۔ اس میں کسی قسم کا جھگڑا نہیں۔ ایک ہی فرد کی ملکیت ہے۔

ایم۔ اے خان
۶۲۔ دہلی مسلم ہاؤسنگ سوسائٹی۔ کراچی
(ٹیلیفون نمبر — 415409)

اکسیر سرکن

جانوروں کا پیشاب کے ساتھ خون آنا۔
فی پیکٹ -/۳، درجن -/۲۷۔
گرس ۴۰/۳۰۲
بونس علاوہ۔ تفصیلات کے لئے
کیوریٹو ویٹرنری کمپنی
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون ۶۰۶/۶۰۷